مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۵۷ء-۶۰ء-۱۹۶۱ء

قسط (۲۶)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گردو پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

(۱۹۵۷ء)

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کا مقام عبدیت:

''عبد کی واپسی اپنے رب کے پاس'' یاایتھاالنفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضية مرضية O فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی O''

حضرت اقدس مولائی ومولانا المدنی (ادخله الله ربه فی عبادہ وجنته) کی خبر رحلت کے بعد قلب پر آیت بالا کچھ اس طرح وارد ہوئی کہ جیسے حضرت کی سیرت کا قد آدم آئینہ کسی نے سامنے کھڑا کردیا...... ہر موقع ومحل میں سب سے نمایاں' حالاً وقالاً بات بات میں جو شان چھائی رہتی تھی وہ اس مدنی غلام میں اپنے مدنی آقا اکمل العباد کی شان عبدیت ہی تھی...... اس ننگ نام نام لیوا کو تیس سال سے زیادہ ہی خدمت سراپا عبدیت میں دو روز دیک کے تعلق اور مخاطبت ومکاتبت کی سعادت نصیب رہی ہوگی ''چشم بدبین'' رکھ کر بھی مدنی سیرت کے کسی گوشہ میں جس بڑائی

---

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کے خلاف کوئی چیز آج ڈھونڈھے نہیں ملتی وہ سب سے بڑی یہ بڑائی تھی کہ اپنی بڑائی کے احساس واظہار کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہ تھا۔ (حضرت مولانا عبدالباری ندوی مدظلہ الفرقان شعبان ورمضان ص ۷۷)

مسئلہ تعدد ازواج النبیؐ پر مخالفین کے شبہات کے جوابات:

یہ ظاہر ہے کہ مسئلہ مذکورہ کے جواز وعدم کی بحث صرف دو ہی پہلو سے کی جاسکتی ہے۔

۱۔ قانون ۲۔ مذہب

۱۔ اس مسئلہ کا فیصلہ یورپ کے لئے اور طرح کرتا ہے اور ایشیاء کے لئے اور طرح، ہندوستان کی تمام ہائی کورٹیں ایک سے زیادہ بیوی کی شخصیت کو قوانین، دیوانی اور فوجداری میں صحیح تسلیم کرتی ہیں۔ یہ اعلیٰ عدالتیں ان مقدمات میں جو جائداد کے متعلق ہوں دو یا دو سے زیادہ بیویوں کے حقوق بمقابلہ ان کے شوہر کے ورثاء قانونی کے تسلیم کرتی ہے اور ڈگریاں جاری کرتی ہیں۔

یہ اعلیٰ عدالتیں ہمیشہ مقدمات زیر دفعہ 494 تعزیرات ہند میں ایسی عورت کو جو اپنے شوہر کی دوسری یا چوتھی بیوی تھی کسی دوسری جگہ شادی کر لینے سے مجرم قرار دیتی ہیں اور اس شخص کو بھی مجرم ٹھہراتی ہیں جو ایسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں کو یہ متفقہ اور مسلمہ رویہ انگلستان کے قانون پولی گیمی (Poly Gamy) کے بالکل خلاف ہے۔ پس نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی انصاف رساں عدالتوں کا یہ قانونی دستور ایشیاء کو یورپ سے متمیز کرتا ہے۔ اس لیے ثابت ہو گیا کہ محض قانونی پہلو سے اس مسئلہ پر کوئی مسلمہ اعتراض موجود نہیں۔

(۲) اب اس مسئلہ پر مذہب کی رو سے غور کرتا ہے۔ مذہب کا سرچشمہ ملک ایشیا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی شام میں پیدا ہوئے اور ایشیائی ہیں۔

ایشیاء کے مشہور مذاہب کے بانی حضرات کا تعدد ازدواج:

(۱) سری رام چندر جی کے اولاد راجہ دسرت کی تین بیویاں تھیں

(۲) سری کرشن جی کی سینکڑوں بیویاں تھیں لالہ لاجیت رائے نے کرشن چرتر میں ۱۸ رانیاں مانی ہیں۔

(۳) راجہ پانڈو کے جو مشہور پانڈوں کے جداعلیٰ ہیں۔ ۲ بیویاں تھیں

(۴) راجا شنتن کی دو بیویاں تھیں۔

(۵) بچھترا ایرج کی دو بیویاں اور ایک لونڈی تھی۔

منہاج نبوت اور تعدد زوجات:

۱۔ حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی تین بیویاں تھیں ا: سیدہ ہاجرہ کتاب پیدائش ۱۶/۴ والدہ حضرت اسماعیلؑ ۲: سیدہ سارۃ ۱۸/۱۵ والدہ حضرت اسحاقؑ ۳: قتورہ ۲۵/۱ والدہ زمران وغیرہ

۲۔ حضرت سیدنا یعقوبؑ کی چار بیویاں تھیں۔ ۱: لیاہ ۲۹/۲۳ ۲: زلفہ ۲۹/۲۳

۳: راخل ۲۹/۲۸ والدہ حضرت یوسف ۴: بلہہ ۲۹/۲۹

(۳) حضرت موسیٰ ؑ کی چار بیویاں تھیں۔ ۱: سفورہ کتاب خروج ۲/۳۱ ۲: حبشہ

۳: قینی کی بیٹی قاضیون ۱/۱۶۔ ۴: حباب کی بیٹی ۴/۱۶

کتاب استثناء ۱۰ تا ۲۱/۱۳ میں موسیٰ کو بے تعداد بیویوں کے جواز کا ذکر ہے۔

(۴) سیدنا حضرت داوُدؑ (الف) ۹ بیویوں (ب) دس حرموں کا ذکر (ج) جوروں کا ذکر (بائبل میں صراحت)

(۵) سیدنا حضرت داوُدؑ نے حبرون سے آکر یروشلم میں حرمیں اور جوروئیں کیں (۲ سموئیل ۵/۱۳)

(۶) سیدنا حضرت سلیمانؑ سات سو جوروئیں اور ۳۰۰ حرمیں تھیں۔ (سلاطین ۱۱/۳)

(۷) کتاب خزقیل نبی باب ۲۳۰ ایک تا چار میں خدا نے اپنے لئے دو بیویوں کی تمثیل پیش کی جس سے جواز معلوم ہوا۔

(۸) حضرت مسیح ؑ کی آمد کی خبر میں دس کنواریوں کا ذکر کیا کہ پانچ نے دولہا کے ساتھ شادی کی۔

انگلستان کا شاعر ہملٹن اس تمثیل کی وجہ سے تعدد ازواج کا قائل تھا۔

نپولین بونا پارٹ کی دوسری شادی پوپ کے سامنے اسی یورپ میں محض اجراء النسل جیسے معمولی فائدے کی وجہ سے کی گئی۔

تعدد ازواج النبیؐ کا سبب مصالح دین وملت:

آپؐ نے ابتدائی نکاح ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے کیا جو آپؐ سے ۱۵ سال بڑی تھیں ۵۰ سال کی عمر تک یہی ایک ہی رفیقہ حیات تھیں جو آپ سے قبل دو شوہروں سے بیوہ ہوئی تھیں۔

سن ۵۵ نبوی سے ۵۹ نبوی پنج سالہ زمانہ میں ازواج مطہرات سے حجرات آباد ہوئے تھے، خوب سمجھ لیجئے کہ زندگی کے ۵۵ سال بعد نفسانی خواہشات کا دور نہیں ہوتا ہے۔

آپؐ کا ارشاد مبارک ہے: مالی فی النساء من حاجة (دارمی سھل بن سعد) بنیاد فوائد کثیرۃ دین، مصالح ملک اور مقاصد قوم وغیرہ تھے جیسے

(ا) تزویج حضرت صفیہؓ کے بعد یہود مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل نہ ہوئے

(ب) تزویج حضرت ام حبیبہؓ کے بعد اس کا باپ ابوسفیان کسی جنگ میں مسلمانوں کیخلاف فوج کشی کرتا نظر نہیں آتا۔

(ج) حضرت جویریہؓ کا باپ مشہور ڈاکو قبیلہ بنو المصطلق کا رہبر تھا اس نکاح کے بعد اس قبیلہ سے مخاصمتیں ختم ہوئیں، اس قبیلہ نے قزاقی چھوڑ کر متمدن زندگی اختیار کی۔

(د) حضرت میمونہؓ جس کی بہن سردار نجد کے گھر میں تھیں اس نکاح نے نجد میں صلح اور اسلام پھیلانے کے بہترین نتائج پیدا کئے۔

(ھ) حضرت زینب بنت جحش کے نکاح نے تبنیت (لے پالک بیٹے) کے بت کو توڑا، عقیدہ تبنیت کو کھوکھلا کردیا مشرکین واہل کتاب کی درستی اس کے بغیر ممکن نہ تھی۔

(و) حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حفاظت کتاب اللہ ونشر احادیث وتعلیم النساء کے بارہ میں فوق العادت کام کئے' حضرات صدیقؓ وفاروقؓ کے دور خلافت کو زیادہ بابرکت بنایا۔ کتب احادیث میں روایات کی تعداد ۲۲۱۰ صحیحین میں متفق علیہ ۱۷۴' صرف بخاری ۵۴ صرف مسلم ۶۷ دیگر کتب معتبرہ ۲۰۱۷ حدیثیں مروی ہیں جبکہ فتاویٰ حل مشکلات مسائل وغیرہ اس سے الگ ہیں۔

(ز) حضرت حفصہؓ سے مذکورہ فوائد بھی حاصل ہوئیں نیز حضرت عمرؓ کی دلجوئی بھی مقصود تھیں آپؓ کی مرویات ۶۰ ہیں۔

(ح) حضرت سودہؓ حبشہ ہجرت کرچکیں تو خاوند وہاں انتقال کرگیا آپؐ نے مصائب ختم کرنے کیلئے بعد از وفات حضرت خدیجہؓ، آپؓ سے نکاح کیا۔

(ط) حضرت زینب بنت خزیمہؓ احد میں خاوند کے شہادت کے بعد حضورﷺ نے اِن سے نکاح کیا دو تین مہینے بعد از نکاح زندہ رہیں۔

(ی) حضرت ام سلمہؓ (ہند) بنت ابی امیہ۔ ہجرت حبشہ ومدینہ کی سخت آزمائشیں پوری کیں ان تفصیلات کی وجہ سے آپ نے ان سے نکاح کیا۔ (رحمۃ للعالمین ج ۲ از مولانا قاضی سلیمان منصور پوری)

۱۹۶۰ء کی ڈائری سے سوانحی احوال

یکم جنوری ۶۰ء: پشاور بغرض ملاقات حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور مدنی مدظلہ جانا ہوا۔ آج ان کی آمد ملتوی ہوگئی' اب پیر کے دن ساڑھے بارہ بجے طیارہ کے ذریعہ پہونچیں گے۔ اکوڑہ پولنگ کا آغاز ہوا۔

۳ جنوری: پشاور بعد از ظہر روانہ ہوا' رات برادرم عبداللہ کاکاخیل کے ہاں زیارت کاکا صاحب میں گذاری دوسرے دن صبح پشاور روانگی ہوئی۔

تنظیم فضلاء دیوبند پشاور ریجن کا اجلاس اور صدر کا انتخاب:

☆ تنظیم فضلاء دارالعلوم دیوبند ضلع پشاور کا اجتماع دارالعلوم حقانیہ میں والد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تقریباً ایک سو علماء نے شرکت کیں، مولانا (عبدالحق) نافع گل ریجن پشاور کے صدر منتخب ہوئے۔

مولانا عبدالغفور صاحبؒ عباسی مدنی کی صحبت میں:

۵ جنوری: عبداللہ کاکاخیل کی رفاقت میں پشاور جانا ہوا۔ تو تھیہ میں دس بجے کے قریب حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور

مدنی مدظلہم سے ملاقات ہوئی' شام تک انکے ساتھ رہا۔ مولانا گزشتہ روز بذریعہ طیارہ کراچی سے تشریف لائے۔

رات چناب ایکسپریس میں اکوڑہ واپسی ہوئی۔

خان اعلیٰ اکوڑہ خٹک زمان خان کی رحلت:

۷ جنوری: خان اعلیٰ محمد زمان خان خٹک رئیس اکوڑہ خٹک انتقال کر گئے۔

اگلے دن خان اعلیٰ کا نماز جنازہ عیدگاہ میں پڑھایا گیا اور اپنی مسجد کے جنوبی دروازہ میں بہ سمت قبلہ سپرد خاک کئے گئے۔

حضرت مدنیؒ کی مراقبہ ودعا میں شرکت:

۸ جنوری: مسجد حکیم صاحب موضع گنڈیری مردان میں حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کے مراقبہ ودعا میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

۹ جنوری: رات خیبر میل سے حضرت مولانا مدنی عباسی براستہ ملتان واپس ہوئے۔

پیر مانکی صاحب کا انتقال جنازہ میں ہزاروں افراد کی شرکت:

۲۸ جنوری: حضرت پیر صاحب امین الحسنات مانکی شریف مرحوم کا راولپنڈی میں وصال ہوا۔ موصوف ۵ جنوری کو کار کے حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اگلے روز جنازہ اور تدفین عمل میں آئی' جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی' جن میں ملک بھر کے مشائخ علماء اور مرحوم کے رفقاء اور متوسلین کی کثیر تعداد بھی شامل تھی۔

اسلامیہ کالج اور یونیورسٹی کے کتب خانوں کا معائنہ اور قدیم نادر کتب ملاحظہ کرنا:

۳۰ جنوری: صبح مردان سے براستہ چارسدہ پشاور روانگی ہوئی' راستہ میں حکیم مولوی عبدالحق (فاضل حقانیہ والد الشیخ الحدیث مولانا محمد ادریس حقانی) سے ملاقات کیلئے برادرم عزیز الرحمٰن حیدری کے ساتھ اتمانزئی اترے جہاں دو گھنٹے قیام کیا' اس دوران ''ڈاکٹر خان'' کی قبر بھی دیکھی (مرحوم بادشاہ خان کے بھائی گورنر مغربی پاکستان لاہور میں قتل کئے گئے تھے) عصر کے بعد پشاور پہنچے' جہاں ماموں زاد بھائی عبیدالرحمٰن کی رفاقت میں مولانا عبدالقدوس استاد کلیہ الشریعۃ سے ملاقات ہوئی اور کل کیلئے اسلامیہ کالج کی لائبریری دیکھنے کا پروگرام طے ہوا رات کوہ نور ہوٹل میں عبیدالرحمٰن کیساتھ ٹھہرے' اگلی صبح ۱۰ بجے مولانا عبدالقدس کی رہنمائی میں اسلامیہ کالج کی عظیم لائبریری جس میں عجیب وغریب علمی نوادرات' قدیم مخطوطات اور مختلف علوم وفنون کے بیشمار کتب موجود ہیں' دیکھنے کا موقع ملا۔ مولانا عبدالحق محدث دہلوی کے دست مبارک سے لکھے کتب اور بعض قدیم مصنفین کے تصنیفی دور کے لکھے ہوئے مخطوطات جیسے فتح الباری کا ایک نسخہ جو کہ اس کتاب کی تکمیل سے قبل کے دور کا لکھا ہوا ہے' نظر سے گزرے' بعد میں پشاور یونیورسٹی کا مکتبہ جو کہ مولانا عبدالسبوح قاسمی کے زیر انتظام والنصرام چل رہا ہے (مولانا عبدالقدوس قاسمی' مولانا عبدالسبوح قاسمی، دیوبند کے فضلاء مرحوم قاضی حسین احمد کے بڑے بھائی تھے) بھی جانا ہوا' وہاں

ایسی کتب دیکھنے کا موقع ملا جو اس سے قبل دیکھنے میں نہیں آئے۔ فکر ونظر کو جلاء ملی' میں نے اپنی ڈائری میں بعض نوادرات اور کتب کے اسماء نوٹ کیے۔

دارالعلوم کے سالانہ امتحان کے پرچوں کی چھپائی:

رجعت بعد المغرب من البشاور فی القطار و کان قیامی فی بشاور لطباعۃ اوراق الاختبار آلسنوی

والی سوات کی فرمائش پر مدرسہ حقانیہ سوات کے امتحانات کیلئے اساتذہ حقانیہ اور احقر کا جانا:

۸ فروری: والئ ریاست سوات کی دعوت پر مدرسہ حقانیہ سیدو کے امتحانات کیلئے مولانا محمد علی صاحب سواتی و مولانا عبدالحلیم صاحب زروبی کی رفاقت میں روانگی ہوئی ۴ بجے مینگورہ پہنچے، مولانا علامہ مارتونگ بابا صاحب سے بعد العصر ملاقات اور امتحانات کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر ہمارا قیام شاہی مہمان خانہ سیدو شریف میں رہا۔

۹ فروری: صبح والئی سوات سے ملاقات کی پھر امتحانات کا آغاز ہوا۔ دارالعلوم کے طلبہ نے ہمارا باہر نکل کر استقبال کیا جبکہ اساتذہ نے دفتر میں کیا۔

گوتم بدھ دور کے کھنڈرات کا معائنہ اور والی کی دعوت میں شرکت:

۱۱ فروری: دوپہر کو بادشاہ صاحب میاں عبدالودود سے طویل ملاقات رہی پھر انکے دعوت خاص میں شرکت کی، بعد عصر مینگورہ کے جنوب مشرق میں ازمنہ قدیمہ بدھ مت کے زمانہ کے تاریخی کھنڈرات دیکھے۔

سابق صدر المدرسین حقانیہ مولانا عبدالغفورؒ مرحوم کے گاؤں اور مرقد پر حاضری:

۱۲ فروری: صبح بحرین روانگی ہوئی' جاتے ہوئے کچھ دیر مدین میں ٹھہرے۔ ۱۱ بجے بحرین پہونچے مناظر قدرت کی رنگینی اور حسن سے خوب محظوظ ہوا۔ ۱۲ بجے واپس ہوئے نماز جمعہ مدین میں پڑھی۔ ۲ بجے شینو اترے الحمدللہ۔ عرصہ دراز کے جذبہ واشتیاق کے بعد حضرت استاذی المکرم مولانا عبدالغفور صاحب مرحوم کے مزار پر حاضری ہوئی۔ جذبات غم بھر آئے اور دل کی بھڑاس نکلی ایک گھنٹہ ان کے دولت کدہ پر ٹھہرے رات کو سیدو شریف واپس ہوئے۔

نتائج امتحانات اور رپورٹ پیش کرنا، ولی عہد وقاضی القضاہ سے ملاقاتیں پھر واپسی:

۱۳ فروری: صبح والئ صاحب جہانزیب عبدالحق سے ملے' نتیجہ امتحانات دورہ حدیث سے آگاہ کیا اور رپورٹ پیش کی گئی۔ اسکے بعد میں ولی عہد اورنگزیب سے ملا۔ دوپہر بادشاہ صاحب میاں عبدالودود سے انکے سرمائی محل میں الوداعی ملاقات ہوئی۔ بعد الظہر قاضی القضاۃ سوات مولانا عزیز الرحمٰن فاضل دیوبند کیساتھ چائے پی اور بس کے ذریعے واپس ہوئے۔ رات کو آٹھ بجے اکوڑہ بخیر وعافیت پہونچے۔

☆ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ کے امتحانات ختم ہوئے اور تعطیلات شروع ہوئیں۔

شیخ الحدیث کا سفر ملتان بغرض وفاق المدارس اجلاس:

۱۷فروری: والد ماجد ملتان بغرض اجلاس عاملہ وفاق المدارس العربیہ تشریف لے گئے۔۲۲ فروری کو واپسی ہوئی۔ اس سفر میں والد ماجد نے دارالعلوم کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں شرکت کیلئے اکابرین علماء کو دعوتیں بھی دیں جن میں مولانا احمد علی لاہوری مولانا محمد یوسف بنوری اور مولانا مفتی محمود نے شرکت کا وعدہ فرمایا۔

۱۹فروری: اپنے گھر کی مسجد میں نماز جمعہ پڑھایا جس سے قبل محبت رسول اور فضیلت قرآن کے موضوع پر گھنٹہ بھر خطاب کیا۔

عرس اکوڑہ اور جامعہ سے رسالہ کا اجراء:

۲۰فروری: اجتماع عرس (حاجی صاحب مہربان علی شاہ مرحوم) کے موقع پر بعض احباب کی آمد ہوئی، جس میں مولانا سعدالدین مردان، قاری سعید الرحمٰن وغیرہ سے ملاقاتیں کیں۔ جامعہ سے ''جامعہ اسلامیہ'' کے نام سے ایک ماہنامے کا اجراء کیا گیا۔

۲۱فروری: مولانا صدرالدین راولپنڈی کی دارالعلوم آمد ہوئی۔

۲۸مارچ: عیدالفطر کا دن تھا

مولانا شمس الحق افغانی کو جلسہ حقانیہ میں شرکت کی دعوت:

۳۰مارچ: مولانا شمس الحق افغانی کو دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت دینے صبح عمرزئی گیا۔ بعد العصر مولانا سے ان کے مکان واقع موضع ترنگ زئی میں ملاقات ہوئی۔

مولانا عبدالجمیل لوند خوڑ کے فرزند کی پیدائش پر تبریک، مولانا شیر علی شاہ کی شادی:

۳۱مارچ: صبح براستہ تخت بھائی چارسدہ سے لوند خوڑ روانہ ہوا، کچھ دیر سخاکوٹ میں ٹھہرا، رات لوند خوڑ میں رہا۔ مولانا عبدالجمیل فاضل دیوبند کو فرزند (حسین احمد) کی پیدائش پر مبارکباد دی۔

۱راپریل: لوند خوڑ سے واپسی پر ۱۰ بجے زیارت کاکا صاحب جانا ہوا جہاں مولانا مفتی سیاح الدین سے ملاقات کی اور پھر واپس ہوا۔

۴راپریل: حافظ سید نور بادشاہ اور مولانا شیر علی شاہ کی معیت میں پشاور برائے طباعت پوسٹر و دیگر کاغذات جلسہ وغیرہ جانا ہوا رات حاجی کرم الٰہی کے مکان میں ٹھہرا۔

۵راپریل: پشاور سے شام کو ٹرین سے واپسی ہوئی۔

۱۴راپریل: آج مولانا شیر علی شاہ صاحب کی شادی ہوئی۔

جمال عبدالناصر کی آمد پر پشاور جانا:

۱۵راپریل: جمال عبدالناصر رئیس متحدہ عرب جمہوریہ مصر کی آمد کے سلسلہ میں پشاور جانا ہوا۔ اکثر احباب سے ملنا ہوا۔ لوگوں کے شدید اژدہام اور بدنظمی کی وجہ سے ہوائی اڈہ پر موجود ہونے کے باوجود رئیس عرب کو دیکھ نہ سکے ان کی کار تیزی سے لوگوں کے ریلے میں گذری۔ رات برادرم عبداللہ کاکاخیل کی معیت میں پشاور ٹھہرا اور دوسرے دن شام کو گھر واپسی ہوئی۔

حقانیہ میں احقر کی تدریس کا آغاز اور مفوضہ کتب:

۲۰راپریل: الحمدللہ آج سے دارالعلوم میں اسباق کا باقاعدہ آغاز کیا۔ بندہ کے ذمہ مدرسہ کی جانب سے مندرجہ ذیل کتابیں لگادی گئیں: ونسئل اللہ التوفیق (۱) علم الصیغہ (۲) کنزاول (۳) نحومیر (۴) میزان الصرف (۵) مفید الطالبین (۶) نفحۃ العرب (۷) قدوری خارج میں زیردرس کتابیں (۸) فصول اکبری (۹) مرقات (۱۰) صغری کبریٰ بھی ہیں۔ رسم افتتاح دارالحدیث میں کی گئی۔

سالانہ جلسہ میں اکابرین کی شرکت اور انکے مبارک ہاتھوں سے احقر کی دستار بندی:

۲۳راپریل: مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیرالمدارس ملتان جلسہ میں شرکت کے لئے بعد از نماز مغرب سندھ ایکسپریس سے پہنچے۔

۲۴راپریل: صبح خیبرمیل سے مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی تشریف لائے۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری بوجہ ناگہانی علالت تشریف نہ لاسکے بعد از نماز ظہر جلسہ دستار بندی کا آغاز ہوا۔

مولانا غورغشتوی کی صدارت میں جلسہ:

اس موقع پر ناچیز کی بھی رسم دستار بندی بدستہائے مبارک مولانا نصیرالدین غورغشتویؒ مولانا خیر محمد جالندھری ودیگر اکابرین کی گئی۔ دیگر فضلاء کرام کی دستار بندی بھی ہوئی پھر مولانا ادریس صاحب نے مجمع سے خطاب کیا' شام کو مجلس مشاعرہ منعقد ہوا۔ پیر کی رات جلسہ کی تیسری نشست ہوئی جس میں مولانا خیر محمد جالندھری' مولانا شمس الحق افغانیؒ اور علامہ خالد محمود کی تقاریر ہوئیں۔ اجلاس کی آخری نشست میں مولانا محمد علی جالندھری اور مولانا غلام غوث ہزاروی وغیرہ کے ارشادات سے علماء وطلباء اور عوام الناس مستفید ہوئے۔ جلسہ کے دیگر شرکاء میں مولانا عبدالحنان ہزاروی' مولانا عبدالہادی شاہ منصور' مولانا سید گل بادشاہ طورو اور پشاور' مردان و بنوں اضلاع کے مدارس کے مہتممین شامل تھے۔

برادرم مولانا عبداللہ کاکاخیل اور مولانا قاری سعیدالرحمٰن صاحب کا آج ہمارے ہاں قیام رہا۔ اگلے روز واپس ہوئے۔

۲۹ اپریل: برادرم عبداللہ کاکاخیل کی کراچی روانگی ہوئی' راولپنڈی تک رخصتی کے لئے میں بھی گیا اور شام کو

سندھ ایکسپریس سے واپس ہوا۔اس موقع پر برادرم سعید الرحمٰن سے مختصر ملاقات ہوئی۔

اراکین دارالعلوم کا سفر حج:

حاجی غلام محمد صاحب و جناب رحمان الدین صاحب نے سفر حج کو روانگی فرمائی' راولپنڈی تک دیگر حضرات کی طرح احقر بھی ساتھ گیا اور پھر واپس ہوا۔

۵ مئی: شام کے بعد مردان پہونچا' اشفاق کے ساتھ رات کا قیام رہا۔اگلے روز مولانا سعد الدین کے ہاں دوپہر تک ٹھہرا۔جمعہ کو واپسی ہوئی۔

۱۳ مئی: حاجی کرم الٰہی صاحب کے ہاں حکیم عباسی صاحب لاہور شاہ عالم مارکیٹ کی آمد ہوئی بندہ نے بھی طبی معائنہ کروایا۔حکیم صاحب موصوف ان شاء اللہ لاہور سے دوائی بھیجیں گے۔

شیخ الحدیث صاحب کا نظام العلماء کے اجلاس میں شرکت اور آئینی کمیشن کے جوابات:

۱۶ مئی: والد ماجد لاہور بدعوت مولانا احمد علی صاحب تشریف لے گئے۔وہاں نظام العلماء کے اجلاس میں شرکت کی، اس اجلاس میں آئینی کمیشن کے سوالنامہ کے جوابات کا مسودہ تیار کیا گیا اس موقع پر علماء کی تعداد چالیس تھی۔والد ماجد پھر تین دن بعد لاہور سے بذریعہ خیبر میل واپس ہوئے۔

متنازعہ امریکی جاسوس طیارہ اور عالمی سرد جنگ کا آغاز:

۱۷ مئی: پیرس میں عالمی سربراہوں کی کانفرنس ناکام ہوگئی گویا سرد جنگ کا آغاز ہوگیا ہے۔

مولانا سمیع الحق کی شادی کا تذکرہ مولانا شیر علی شاہ کے قلم سے:

۱۱ ستمبر: برادرم سمیع الحق کی شادی ۱۱ ستمبر ۶۰ء کو ہوئی۔۱۰ بجے اکوڑہ سے ایک جی ٹی ایس اور دس کاروں پر مشتمل بارات بڑی شان وشوکت سے پشاور روانہ ہوئی۔کاروں اور جی ٹی ایس کا یہ منظر بہت شاندار نظر آرہا تھا۔ترناب فارم کے قریب قافلہ رُکا۔پندرہ منٹ کے وقفے کے بعد دوبارہ پشاور روانگی ہوئی۔اور پورے گیارہ بجے بمکان محترم الحاج کرم الٰہی صاحب جلوہ افروز ہوا۔وہاں شاندار استقبال کیا گیا۔تقریباً ۱۵۰ مدعوین کو پرتکلف کھانا دیا گیا۔مولانا عبدالحنان ہزاروی صاحب نے نکاح پڑھایا' بعد از چائے نوشی محترم قاری محمد امین صاحب (راولپنڈی جامعہ عثمانیہ) نے تلاوت کلام پاک فرمائی' بندہ نے سہرا پہنایا۔اور مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروں نے مختصراً الفاظ میں حاضرین اور الحاج کرم الٰہی صاحب اور دوسرے رشتہ داروں کا شکریہ ادا کیا۔اوران کے صحابیانہ رویہ[1] کو سراہا۔پھر ۵ بجے وہاں سے بارات واپس ہوئی اور اکوڑہ ۶ بجے خیروبرکت کے ساتھ سالماً وغانماً دولہا ودلہن مکان سعید پر نزول فرما ہوئے۔.........شیر علی شاہ کان اللہ لہ

---

(۱) مرحوم پشاور کے نہایت سرکردہ امیر تاجر اور علماء وصلحاء کے خادم بالخصوص حضرت شیخ الحدیثؒ کے نہایت جاں نثار اور دارالعلوم کے فدائی تھے'اس کے باوجود ایک فقیر خدامست عالم شیخ الحدیث مرحوم کے گھر سے رشتہ قائم کرنا عہد سلف کی ایک مثال تھی۔

۴ر دسمبر: پشاور جناب حاجی کرم الٰہی صاحب کی عیادت کیلئے بعداز شام پہونچا' رات اِن کے مکان پر ٹھہرا۔

مولانا احمد علی لاہوری کو سپاسنامہ پیش کرنا:

۵ر دسمبر ۶۰ء: صبح حضرت الاستاد الشیخ مولانا احمد علی لاہوری کی آمد کے سلسلہ میں بمع حاجی کرم الٰہی صاحب والطاف پشاور ہوائی اڈہ پہونچے۔ ساڑھے گیارہ بجے مولانا صاحب مع صاحبزادہ محترم کے جہاز سے اترے' ملاقات کا شرف حاصل ہوا' ۴ بجے تک بندہ ان کی واپسی ٹکٹ کنفرم کرنے میں مصروف رہا۔ بعداز شام نوشہرہ آئے' رات جامع مسجد میں مولانا صاحب نے درس قرآن دیا۔ والد ماجد نے اردو میں جبکہ بندہ نے عربی سپاسنامہ پیش کیا۔

حضرت لاہوری صاحب دارالعلوم حقانیہ آمد:

۶ر دسمبر: صبح حضرت مولانا دامت برکاتہم دارالعلوم تشریف لائے۔ دارالحدیث میں کچھ دیر طلبہ واساتذہ کی مجلس میں قیام فرمارہے۔ مسجد کا معائنہ فرمایا اور دعائیں دیں پھر پشاور روانہ ہوئے بندہ کو آج بھی رفاقت سفر اور راستہ میں ان کی خدمت کا موقع ملا اور اس طرح اُن سے دعائیں لیں۔ اور ساڑھے گیارہ بجے حضرت صاحب بذریعہ طیارہ لاہور کے لئے رخصت ہوئے۔ شام کو بندہ نے واپسی کی۔

۱۹۶۱ء کی ڈائری سے سوانحی احوال

۲۱ مارچ: راولپنڈی گیا' قاری امین صاحب کے ہاں ٹھہرا۔

حضرت مولانا لاہوری صاحب کی حضرو، نوشہرہ اور حقانیہ آمد:

۲۲ مارچ ۶۱ء: حضرو جانا ہوا جہاں حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب کی اقتداء میں نماز ظہر پڑھی۔ قبل از صلوٰۃ شرف ملاقات حاصل ہوئی۔ اس موقع پر والد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ شام کو گھر واپسی ہوئی۔

۲۳ مارچ ۶۱ء: حضرت شیخ مولانا لاہوری کے نوشہرہ آمد پر ان سے ملاقات کے لئے گیا' واپسی پر اکوڑہ تک ان کی معیت حاصل ہوئی۔ دارالعلوم حقانیہ بھی تشریف لائے اور مدرسہ کی ترقی کے لئے دعائیں دیں۔ والحمدللہ علی ذالک

مولانا عبدالغفور عباسی کی آمد' پیر مانکی کی تعزیت اور احقر کی ان کے ساتھ رفاقت:

۲۴ دسمبر ۱۹۶۱ء: حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور عباسی مدنی صوبہ سرحد تشریف لائے۔ چناب ایکسپریس سے اکوڑہ اسٹیشن میں والد صاحب اور اراکین و متعلقین مدرسہ نے نیاز حاصل کرکے دعائیں لیں۔ پھر ناچیز حضرت کے ساتھ نوشہرہ گیا' وہاں دس بجے تک ایک فوجی افسر کے ہاں قیام فرمایا۔ بیعت وارشاد کا فیض جاری رہا اور پھر مانکی تشریف لے گئے' میں نے پہلی دفعہ مانکی گاؤں دیکھا۔ حضرت نے پیر مانکی شریفؒ کی فاتحہ پڑھی اور صاحبزادہ روح الامین کی دعوت طعام میں شریک ہوئے بعداز دوپہر واپس مردان گئے جبکہ میں گھر واپس ہوا۔

حقانیہ کی زیر تعمیر مسجد میں پہلی جماعت (ظہر) اور خطاب حضرت مولانا عبدالغفور عباسیؒ:

۲۷ دسمبر ۱۹۶۱ء بروز بدھ: حضرت الشیخ کو دارالعلوم لانے کے لئے ان کی خدمت میں مردان گئے۔ گیارہ بجے بذریعہ کار مردان سے روانگی ہوئی۔ 12 بجے حضرت مدظلہ دارالعلوم پہنچے' اراکین وعمائدین' طلبہ واساتذہ نے زبردست استقبال کیا۔ دارالحدیث میں قدرے قیام کیا۔ اور دعوت طعام سے فارغ ہوکر جدید زیر تعمیر مسجد میں نماز ظہر پڑھائی جو اس مسجد (حقانیہ کی مسجد) میں پہلی نماز تھی' بعداز نماز بندہ نے عربی میں سپاسنامہ پیش کیا' انہوں نے تقریر کے آغاز میں بہت سی دعائیں دیں۔ ان کی عالمانہ وعارفانہ تقریر تین بجے تک جاری رہی۔ ساڑھے تین تک بیعت کا سلسلہ رہا اور پھر بعد از نماز عصر پشاور روانہ ہوئے۔

پشاور درہ خیبر وغیرہ میں حضرت الشیخ کی صحبت میں:

۲۸ دسمبر بروز جمعرات: حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور مدنی کا قیام پشاور نوتھیہ میں ہے' بعد ازاں شام پہنچے' شرف نیاز حاصل کیا' رات حضرت کی اقامت گاہ میں بمعہ برادرم سید اصغر شاہ ومولانا شیر علی شاہ ٹھہرے۔ صبح مجلس مراقبہ و دعوات خصوصی میں شریک ہوئے۔ حضرت نے تجدید بیعت کرایا۔ جمعہ کی نماز بھی حضرت کے ساتھ پڑھی' اور نماز جمعہ کے بعد حضرت کی تقریر وارشادات عالیہ سے مستفید ہوئے۔ عصر کے بعد حاجی کرم الٰہی (مولانا سمیع الحق کے مرحوم خسر) کے مکان پر حاضر ہوا' رات کا کھانا وہاں کھایا۔ اور حاجی صاحب اور دیگر رفقاء کے ساتھ حضرت مدظلہ کے ہاں حاضری دی' بعد از عشاء خصوصی نیاز حاصل ہوا' سب رفقاء واراکین مدرسہ وحاجی صاحب کرم الٰہی کو دعائیں دیں' پاؤں دبانے کا شرف حاصل کیا' اور میرے محترم سالے حاجی الطاف صاحب بھی بیعت ہوئے' رات کو بمعہ رفقاء سید شیر علی شاہ صاحب قاضی انوار الدین' سید اصغر شاہ صاحب' برادرم محمود الحق اور اس کے ساتھی محمد نعیم درانی سمیت حاجی صاحب کے دکان پر ٹھہرے' صبح پانچ بجے اٹھے' حضرت کی خدمت میں نوتھیہ روانہ ہوئے۔ نماز بھی حضرت کے ساتھ پڑھی اور بعد از نماز مجالس مبارکہ مراقبہ وعظ وتلقین میں شمولیت کی' حضرت کے قیام کے اس آخری مراقبہ میں تاثرات کا فیضان ومظاہرہ' تقریباً سب پر اثر ہوا۔ برادرم سید اصغر شاہ مرحوم پیر مہربان علی شاہ کے فرزند مغلوب الحال ہوئے اور رقت اور گریہ سے نڈھال ہوئے۔ ۳۰ دسمبر ۹ بجے حضرت کے رفقاء میں' میں' بھی ان کے ساتھ درہ خیبر گیا' حاجی جمٹ سینٹر حاجی گل شیر آفریدی کے والد مرحوم کے قلعہ اور پھر لنڈی کوتل کے ایک قلعہ میں قدرے حضرت نے قیام کیا اور دعوت طعام میں شرکت کی۔ میں ۳ بجے رخصت لے کر گاؤں واپس ہوا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روئے گل سیر نہ دیدم و بہار آخر شد